اسلامی پاکستان کیلئے جدوجہد

میں عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ ہمارے بزرگوں نے اسلامی پاکستان کی جدوجہد کی اور اسلامی پاکستان کے لئے ہجرت کی صعوبتیں برداشت کیں۔اگر پاکستان نے لبرل بننا تھا تو انہیں پھر کوئی ضرورت نہیں تھی ۔ کیونکہ سب سے زیادہ لبرل لوگ تو انگریز تھے۔زیادہ ڈیموکریٹک تو انگریز تھے انہوں نے لبرل لازم اور سیکولرزام نہیں لا الہ الا اللہ کے نام پر ملک تو آزاد کرایا ہم اس ملک میں قرآن وحدیث کا نظام چاہتے ہیں۔ہم سودی نظام کا خاتمہ چاہتے ہیں، کیونکہ سودی نظام یہودی نظام ہے۔

سب پارٹیوں کو خصوصا دینی جماعتوں کو اپنی سیاستوں سے بالاتر ہو کر اللہ تعالیٰ کے نظام کے نفاذ کے لئے ایک ہونے کی ضرورت ہے۔

یہاں قبائلی رہنما بھی تشریف فرما ہیں ہم قبائل کو پاکستان کا حصہ سمجھتے ہیں۔انکے ساتھ ان کے ہر دکھ درد میں شریک ہیں ان پر مشکل آیا تو ہم نے ان کی مدد کی ۔آئندہ بھی ان کے حق کے لئے آواز اٹھاتے رہیں گے۔ قبائل کے بارے میں میں خود اس فیصلے کو مانوں گا۔جس کے بارے میں خود سارے قبائل متحد ہوں۔ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں۔

حقانیہ اسلام کا مرکز ہے

میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے حضور کہا کرتا ہوں کہ حقانیہ اسلام کا مرکز ہے اور یہ ان شاء اللہ تا قیامت قائم دائم رہے گا۔ یہ دار العلوم اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ ہم یہاں وعدہ کرتے ہیں۔کہ اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے پر امن جدوجہد کرتے رہے گے اور اس کیلئے ہمیں جس سے بھی ملنا پڑے ملنے سے دریغ نہیں کرے گے اور ہم اسلئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں کہ باطل اگر باطل کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔تو ہم بھی ان شاء اللہ حق کیلئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔مولانا شیر علی شاہ رحمہ اللہ کی آرزو بھی یہی تھی کہ امت میں اتحاد واتفاق ہو۔اللہ تعالیٰ ان کی اس آرزو کو پوری فرمائیں۔اور امت کے صفوں میں اتحاد واتفاق کو قائم ودائم فرمالیں۔وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

مولانا فضل الرحمٰن خلیل (امیر انصار الامۃ)

محترم بھائیو! دوستو! اور بزرگو!

آج مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کے حوالے سے تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے کہ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ کی شخصیت کیا تھی؟ ان کے نظریات کیا تھے؟ میرے خیال میں اگر ہم اپنی گفتگو کو انکی شخصیت کے حوالے سے خاص کرلیں تو میرے خیال میں آپ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔

تو ڈاکٹر صاحب اگر آپ ان کو علم کے میدان میں دیکھیں حدیث کے میدان میں دیکھیں،فقہ کے میدان میں دیکھیں ،تفسیر کے میدان میں دیکھیں ،تو ہر لحاظ سے آپ کو کامل نظر آئے گا اور اگر آپ انہیں پیر طریقت کے حوالے سے دیکھیں تو وہ آپ کو پیر طریقت نظر آئیں گے اور اگر آپ ان کو جہاد کے میدان میں دیکھیں تو وہ آپکو مرد میدان ،مرد مجاہد اور شہسوار نظر آئیں گے۔

آپ ہی کی محنت اور جدوجہد کی بدولت افغانستان میں امارت اسلامی کا قیام وجود میں آیا اور پھر اس کی حفاظت میں بھی اپنے تلامذہ سمیت لگے رہے۔امریکی استعمار کو شکست دیتے دیکھا ، روسی استعمار کو ٹکڑے کرنے والے مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑے اور اس بڑھاپے کے اندر جلال آباد ،قندھار، اور کابل وغیرہ دورہ تفسیر کرتے گویا ڈاکٹر صاحب تمام جہادی قوتوں کے سردار تھے۔

آپ انقلاب کے داعی تھے اور انقلاب باتوں سے نہیں تلوار سے آتا ہے۔ لا خلافۃ الا بالسیف حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے یہی سبق ہم سب کو دیا۔

حقانیہ کے بیٹوں اور مولانا شیر علی شاہ کے روحانی فرزندوں اسی مشن کو لو۔اور پوری دنیا میں پھیل جاو۔ کیونکہ خلافت کا راستہ شریعت کا راستہ جمہوریت نہیں جہاد ہے۔وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مولانا احمد علی ثانی (مدیر ہفت روز خدام الدین)

امام لاہوری رحمہ اللہ کے جانشین مولانا اجمل قادری کے صاحبزادے اور مولانا عبیداللہ انور کے نواسے

بعد از حمد وصلوۃ!

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتی ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بزرگان محترم ! ان اکابرین کی موجودگی میں لب کشائی کرنا میں گستاخی سمجھتا ہوں مگر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا حکم ہے۔تو چند گزارشات عرض کروں گا۔مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کے جنازے سے دنیا کو حق وباطل کا فرق معلوم ہو گیا۔ میرے لیے اور آپ کے لئے ضروری ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب نے جو کامیاب زندگی گزاری اس کا نمونہ ہم سب نے دیکھ لیا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو خوبصورت زندگی گزارنے کے بعد تشریف لے گئے اور بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہو گئے سب کیلئے ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد ہونے کے ناطے یہی ضروری ہے کہ ہم سب تاحیات ان کے مشن کو جاری رکھے۔اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائیں اور امت میں اتفاق واتحاد پیدا فرمائیں۔وقت کی کمی کی بناء پر انہی کلمات پر اکتفاء کرونگا۔وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب (امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان)

بعد از حمد وصلوۃ: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا○

محترم جناب شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! علماء کرام، مشائخ عظام اور میرے بھائیو اور ساتھیو!

آپ نے ایک اصطلاح سنی ہوگی بڑا اس کا چرچہ ہے، دنیا کی عالمی سیاست اس کی گرد گھومتی ہے اور وہ اصطلاح ہے ''حقانی نیٹ ورک''، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد مولانا جلال الدین حقانی اور ان سے متعلق مجاہدین ہیں۔ مولانا جلال الدین حقانی بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ نصیب فرمائیں۔ ان کے بیٹے ان کے رفقاء اور ان کی قربانیاں افغانستان کے اندر اسلامی امارت کے لئے کسی ڈھکی چھپی نہیں۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ جب یہ ''حقانی نیٹ ورک'' کہتے ہیں تو نیٹ ورک میں سے سب سے بڑی وار دارالعلوم حقانیہ ہیں، یہ دارالعلوم حقانیہ ایک مشن ہے، ایک تاریخ ہے، جس نے افغانستان کے اندر جہاد کے ذریعے دو سپر پاور کو شکست سے دوچار کر کے رکھ دیا۔ وہ حقانی نیٹ ورک ہے ہم تسلیم کرتے ہیں وہ دارالعلوم حقانیہ کے پروردہ فیض یافتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علماء اور مجاہدین ہیں اگر ساری دنیا کی سیاست میں آج حقانی نیٹ ورک سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس کے اندر مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے جو خدمات پیش کیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمات کو قبول فرمائیں اور اس کے بدلے اپنی رضا نصیب فرمائے۔ وہ دنیا سے چلے گئے۔

دارالعلوم حقانیہ موجود ہے، مولانا سمیع الحق حفظہ اللہ زندہ ہے۔۔۔۔۔ میرے عزیز بھائیوں ۔۔۔۔ دنیا سے سب نے چلے جانا ہے، کوئی نہیں رہے گا، نبی نہیں رہے تو کون رہے گا۔۔۔؟ ان شاء اللہ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کا مشن جاری رہے گا۔ یہ امریکہ ایڑھی چوٹی کا زور لگا تا ہے کل وزیر اعظم وہاں سے آیا ہے اس نے کہا کہ میں را کے خلاف ثبوت لایا ہوں امریکہ نے جواب میں کہا: یہ سنبھال کے رکھو۔ اس پر بات نہیں کرتے سب سے پہلے حقانی نیٹ ورک پر بات کرتے ہیں، اس میں ہمارا بھی نام آتا ہے لیکن میرے بھائی! الحمد للہ! اصل جہاد ہے اور قیامت تک یہ جاری رہے گا۔ روس شکست کھا گیا۔ امریکہ اور نیٹو شکست کھا کر بھاگ گیا۔ الحمد للہ! افغانستان اپنی جگہ پر موجود ہے، امارت اسلامی موجود ہے، پاکستان موجود ہے۔ ان شاء اللہ! اس جہاد کی برکت سے پوری دنیا پر حکومت ہوگی۔ میں تو پاکستان اور افغانستان کو ایک ملک سمجھتا ہوں بھائی! ملک نظریے پر بنتے ہیں۔ ہماری تو اپنی ایک تاریخ ہے برصغیر پاک وہند پر صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی تو جہاد کی برکت سے ان شاء اللہ وہ وقت آنے والا

ہے تاریخ دہرائے گی اپنے آپ کو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کشمیر بھی پاکستان کا حصہ بنے گا۔ افغانستان، پاکستان عالم اسلام کی رہنمائی کے لئے ان شاء اللہ اپنا کردار ادا کریں گے۔ مولانا سمیع الحق صاحب کی قیادت میں ان شاء اللہ جہاد کو مکمل فرمائیں گے۔

لبرل نہیں اسلامی پاکستان

جناب سراج الحق صاحب نے آئین کے حوالے سے کچھ باتیں فرمائی ہیں۔ اور خاص طور پر وزیر اعظم پاکستان کے الفاظ ہیں کہ ہم پاکستان کو لبرل بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں وزیر اعظم صاحب! اگر پاکستان کو لبرل بنانا چاہتے ہو تو مسلم لیگ سے تو کم از کم استعفیٰ دو نا......! کیونکہ مسلم لیگ تو وہ جماعت ہے جس نے پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگایا تھا۔ جس نے پاکستان کا مطالبہ دوقومی نظریہ کے بنیاد پر کیا تھا۔ اور لاہور کا اقبال پارک گواہ ہے اس بات کے اوپر کہ یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم انگریز سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ہم ہندووں کے تابع نہیں رہیں گے۔ کیونکہ ہمارے پاس قرآن ہے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ہمارے پاس دین ہے۔ اس وقت تو آپ نے یہ مطالبہ کیا تھا۔ مگر اب جب اسلام کی بات ہوتی ہے تو آپ کہتے ہیں۔ کہ ہم لبرل بنائیں گے۔

ابھی ایک تقریب کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جس طرح آپ ایک تعزیتی ریفرنس میں بیٹھے ہیں اسی طرح کا ایک تقریب ہندووں نے کیا تھا۔ جس میں وزیر اعظم بھی شریک ہوئے آج آپ اخبارات میں اس کی تفصیلات پڑھ سکتے ہیں دیوالی کے موقع پر وہ تقریب تھی ہمارے وزیر اعظم صاحب نے بتایا کہ مجھے اس تقریب میں شریک ہو کر بہت خوشی ہوئی اور ہندوں کی جو رسم ہے دیوالی کے موقع پر رنگ پھینکتے ہیں مجھ پر بھی یہ رنگ پھینک دو۔

میرے عزیز بھائیو!

جناب سراج الحق صاحب کی ساری باتیں درست ہیں لیکن آج وقت ہے کہ دارالعلوم حقانیہ میں بیٹھ کر یہ عہد کرنا چاہئے۔ کہ ہم نے ان شاء اللہ! ایوانوں کی ہزیمت کو فتح میں بدلنا ہے اور ہم نے جہاد کے ثمرات کو بھی سمیٹنا ہے ان شاء اللہ! اب خاموش رہنے کا وقت نہیں ہے امریکہ کی طاقت قوت ختم ہے، نیٹو فوج بھاگ چکی ہے اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ ثمرات ہم نے سمیٹنے ہیں۔ افغانستان سے انڈیا کو بھگانا ہے کشمیر سے بھی بھگانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس پورے خطے کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا خطہ بنانا ہے۔

تعزیتی ریفرنس اور عہد

میں اپنے احباب سے اور خاص کر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب حفظہ اللہ سے درخواست کرتا ہوں

میرے ساتھی بیٹھے ہیں تو میری گزارش ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے تعزیتی ریفرنس کے موقع پر عہد لیں کہ ان شاء اللہ پاکستان کو اسلامی پاکستان بنانے کیلئے کردار ادا کرنا ہے۔ کوششیں کرنی ہے۔ جس طرح مولانا سمیع الحق صاحب نے ''دفاع پاکستان کونسل'' بنا کر امریکہ کو ڈچ دیا تھا۔ اب اگلا قدم اٹھا کر، دیگر جماعتوں کو ساتھ ملا کر، اتحاد کی فضا بنا کر ان شاء اللہ تعالیٰ ہم مولانا سمیع الحق صاحب کی قیادت میں اس ملک کو اسلامی پاکستان بنائیں گے۔

مولانا فداء الرحمٰن درخواستی

پروفیسر حافظ محمد سعید کے بیان کے بعد مرد قلندر شیخ التفسیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ کے جانشین حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔

آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا!

''ہمارے جتنے بھی اکابرین ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں کشف سے بھی نوازا تھا۔ چار مہینے پہلے ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب المدنی رحمہ اللہ کی بیمار پرسی کے سلسلے میں آیا تو انہوں نے دو گھنٹے حضرت والد صاحب رحمہ اللہ کی علمی مقام کشف و کرامت کے بارے میں بتاتے رہے۔

مولانا شیر علی شاہ مرحوم اور منامی بشارت

میں آپ سب حضرات کو خوشخبری دیتا ہوں کہ پچھلی رات حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خواب میں زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا کہ قبر میں مجھے جنت کا بچھونا بچھا دیا گیا ہے اور لباس بھی جنت کا پہنا دیا گیا ہے اور اب میں حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ کے قدموں میں ہوں اور اب بھی میں ان سے سبق پڑھ رہا ہوں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ ہمارا اپنا ادارہ ہے، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ہمارے بزرگ اور محترم ہیں میرے والد صاحب رحمہ اللہ ان سے بہت محبت فرماتے تھے، ان پر ان کی بڑی شفقتیں عنایتیں اور نوازشات تھیں اور سب سے بڑھ کر مولانا سمیع الحق صاحب پر ان کا بھرپور اعتماد تھا۔

اور جس طرح ہم اس دارالحدیث ہال میں بیٹھے۔ اسی طرح ہم جلد از جلد زیر تعمیر مسجد کے ہال میں بھی بیٹھیں گے۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے لئے غیب سے مدد فرمائیں۔ (آمین)

ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ کا پیغام یہ ہے کہ ناموس رسالت پر مال اپنا لٹا دیں گے سر اپنا کٹا دیں گے تم کیا سمجھتے ہو ہمیں اسلام کے دشمن! ہم تمہاری امیدوں کو مٹی میں ملا دیں گے۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تونہیں
دبی ہے آگ جگر کی مگر بجھی تونہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں
کٹی ہے برسر میدان مگرجھکی تونہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہم کا خطاب

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا:

میرے نہایت محترم ذی وقار، عالی قدر مہمانانِ گرامی! علماءِ کرام، مشائخ عظام، زعماءِ ملت اور فضلائے دارالعلوم حقانیہ اور دارالعلوم حقانیہ کے عزیز طالب علمو!

مولانا شیر علی شاہ کی وفات ایک المیہ ہے

وقت کم ہے اور میں تو میزبان ہوں میرے لئے بات کرنا مناسب بھی نہیں ہے، الحمدللہ! ان اکابرین نے ہر پہلو پر سیر حاصل گفتگو کی۔ حضرت مولانا شیر علی شاہ قدس سرہٗ کی وفات ایک ہمہ جہتی المیہ ہے کیونکہ جن حالات کا اُمت کو سامنا ہے اور جو چیلنجز اسلام اور عالمِ اسلام کو درپیش ہیں، ہمارے وطن پاکستان کو بھی بہت سارے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ تحفظ پاکستان کی جنگ بھی لڑنی ہے، افغانستان کے جہاد کو بھی تقویت پہنچانا ہے ان شاء اللہ، اور ہم نے شریعت مطہّرہ بھی اس ملک میں نافذ کرنی ہے، یہ بہت بڑے چیلنج ہیں۔

عالمِ کفر کا اتحاد

عالم کفر اور تمام صنادیدِ کفر سب ہمارے خلاف ایک ہوگئے ہیں، تمام اختلافات یہود و نصاریٰ، روس و امریکہ، مشرق ومغرب نے مٹا دیئے ہیں، اس ایک طبقہ کے بارے میں وہ اکٹھا ہوگئے ہیں وہ دین پر مرمٹنے والے یہ علماء مجاہدین ہیں، وہ کہتے ہیں ان کا علاج ہوجائے تو سارا مسئلہ حل ہوجائے گا۔ جرنیل ان کے ساتھ ہیں، ساٹھ، ستر اسلامی ممالک کے حکمران ان کے کارندے بن گئے ہیں اور ان کے سامنے کوئی رُکاوٹ نہیں ہے سوائے ان مدرسوں کے اور طالب علموں کے۔ ان طالب علموں نے روس (سوویت یونین) کا ملیامیٹ کردیا اور امریکہ کو بھی بھاگنے پر مجبور کردیا ہے۔

قندوز کی فتح

یہ طالب علم قندوز کو فتح کر رہے تھے تو مجھے کسی ساتھی نے ''فیس بک'' سے ایک ویڈیو دکھایا، جس میں ایک طالب علم تھا جسے انہوں نے سب سے بڑا فاتح قرار دیا، اس کے کندھے پر کلاشنکوف بھی تھی، اور میزائل بھی تھا،

مگر اس کے پاؤں میں ایک چپل تھی، دوسرے پاؤں میں چپل بھی نہیں تھی۔ یہ بے سروسامان جنہیں پلاسٹک کی چپل بھی نہیں مل رہی، دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور کو شکست پر مجبور کر رہا ہے۔

سپر پاور صرف اللہ کی ذات ہے

انہوں نے ثابت کر دیا کہ دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی طاقت کے سامنے ہیچ ہے۔ ان بے سروسامان طلبہ نے یہ جنگ نہ لڑی ہوتی تو اُمت کی ناک کٹ چکی ہوتی، پوری اُمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا نہ کر سکتی، ان لوگوں نے ثابت کیا کہ سپر پاور صرف اللہ کی ذات ہے اور دو سپر پاوروں کو شکست سے دوچار کر دیا۔

جانے والے جرنیل کے مشن کو سنبھالیں

تو ایسے حالات میں ایک معمولی طالب علم کا ہم سے جدا ہونا، ایک چھوٹے بچے جسے پٹھان ''چنڑی'' کہتے ہیں کا جدا ہونا بھی بہت بڑا المیہ اور سانحہ ہے، چہ جائیکہ ایک سپہ سالار اور جرنیل، میدانِ جنگ میں تمام ساتھیوں کو برسرِ پیکار چھوڑ کر چلا جائے۔ اس المیے کا اب ہمارے پاس ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ ہم اس مشن کو سنبھالیں، اس جرنیل کے جو اہداف اور مقاصد ہیں، ان کے ساتھ چمٹ جائیں اور ان کے حصول کی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں۔

نواز شریف نے بھی ان کی حمایت کی تھی

ابھی آپ نے جماعۃ الدعوۃ کے سربراہ حافظ سعید صاحب، جماعت اسلامی کے امیر سراج الحق صاحب اور دیگر حضرات سے سنا کہ ہمارے حکمران کس طرف جا رہے ہیں؟ یہ شخص (وزیر اعظم نواز شریف) ہمارے ساتھ جلسے اور جلوسوں میں جا کر شریعت اور اس کے نفاذ کی باتیں کرتا تھا اور میں نے ہی اسے آئی، جے، آئی کا صدر بنایا، اور جب میں نے شریعت بل پیش کیا تو شریعت بل کی تحریک پورے ملک میں چلائی، میرے شانہ بشانہ لاہور، کراچی، کوئٹہ اور پشاور وغیرہ کے جلسوں میں کہتا کہ جلدی ہمیں مینڈیٹ دو کہ: ''آتے ہی ہم شریعت نفاذ کر دیں گے''...... یہ ساری تقریریں موجود ہیں۔

وزیر اعظم کا لبرل ازم کا نعرہ

اب اُبامہ سے مل کر اور امریکہ سے آکر ایک راگ الاپنا شروع کیا ہے کہ اس ملک کو ''لبرل ملک'' بنائیں گے۔ یہ ملک اسلامی ملک ہے میں نواز شریف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس بات کی وضاحت کرے کہ مقصد آپ کا کیا ہے؟ کیا یہ ملک لبرل ازم کے لئے بنا تھا؟ ہندوستان سیکولر ازم کا علمبردار تھا اور جبکہ وہ سیکولر ازم کو چھوڑ رہے ہیں، دہشت گردی، انتہا پسندی کی طرف مودی جا رہا ہے اور تم اس طرف یوٹرن لے رہے ہو۔ اس نظام (اسلامی نظام)

کے لئے لوگوں نے قربانیاں دیں اگر یہ ملک لبرل بن گیا تو پھر اسے مودی سے کیسے بچاؤ گے؟ افغانستان میں بھی تو ہندو کے ایجنٹ بیٹھے ہوئے ہیں ان سے اس ملک کو کیسے بچاؤ گے؟ چکی کے دو پاٹوں میں ہم پس رہے ہیں اور تم جہاد کی مخالفت کر رہے ہو، اور ملک کو لبرل اور سیکولر بنانے کی بات کرتے ہو، یہ غداری ہے۔

وزیراعظم پر مقدمہ چلایا جائے

میں سپریم کورٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس پر سوموٹو ایکشن لے، اور آئین کے تحت وزیراعظم پر مقدمہ چلایا جائے، اس نے پاکستان کی اساس پر کلہاڑی ماری ہے، اس کو اس ملک کے وزیراعظم رہنے کا حق نہیں ہے جب تک ٹی وی پر آکر علی الاعلان معافی نہ مانگے اور اس بات سے رجوع نہ کرے، میاں صاحب! تمہاری سات پشتیں باپ دادا بھی قبروں سے نکل کر آجائیں تب بھی اس ملک کو لبرل نہیں بنا سکیں گے۔ (زوردار نعرے لگے)

تم نے اخبارات میں مجاہدین کے اشتہارات بند کرا دیئے، مدرسوں پر قربانی کی کھالیں بند کردیں اور امریکہ سے واپس یہاں آکر اب نئے نئے راگ الاپنا شروع کردیا تا کہ اُبامہ خوش ہو جائے، اُبامہ اس سے خوش نہیں ہوگا۔

اُبامہ کا اعتراف

اُبامہ تو تم سے اچھا ہے اس نے اعتراف کیا اور کہا کہ ہم نے کابل پر جو حملہ کیا تھا غلط کیا تھا، طالبانِ افغانستان دہشت گرد نہیں تھے، وہ ملک کی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے۔ اوبامہ نے رجوع کرلیا اور اوبامہ نے کہا کہ طالبان سے مذاکرات کئے جائیں، ابھی اس نے کہا: مسئلے کا حل جنگ نہیں ہے مسئلے کا حل مذاکرات ہیں اور پاکستان کو کہا کہ ہر حالت میں مذاکرات اختیار کرو، اور یہ آسان سہارا ہے۔ اور ہمارے حکمران ان کا قبلہ وکعبہ بدل گیا ہے مگر یہ مقابلہ ہم نے کرنا ہے، یہ ہمیں کرنا پڑے گا، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں والے تو پہلے ہی امریکہ اور مغربی تہذیب کے غلام ہیں، یہ اس ملک کو نہیں بچا سکیں گے، یہ ٹی وی چینل آپ کا ملک نہیں بچا سکیں گے، اللہ نہ کرے جب مودی میدان میں آئے تو پھر اس کا مقابلہ جہاد سے کرنا پڑے گا آپ (حکمران) گھر میں بیٹھیں گے یا بھاگ کر چلے جائیں گے، امریکہ چلے جائیں گے۔

علماء ملک کے محافظ ہیں

اس ملک کے تحفظ کے لئے ہم ہیں، یہ طالب علم ہیں، یہ علماء اور یہ مجاہدین اس ملک کے بچانے والے ثابت ہوں گے۔ آپ کو اس ملک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے، آپ نے تو باری لگائی ہوئی ہے، اقتدار میں آکر اس ملک کا خزانہ لوٹ لیتے ہو، غریب کا نوالہ چھین لیتے ہو، اور سب کچھ امریکہ لے جاتے ہو۔

بہرحال! مولانا شیر علی شاہؒ جیسے جرنیل کا جانا بڑا المیہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کا حافظ اور ناصر ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا(الاحزاب :۲۳) (انہی ایمان والوں میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا، اُسے سچا کر دِکھایا، پھر اُن میں سے کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنا نذرانہ پورا کر دیا، اور کچھ وہ ہیں جو ابھی انتظار میں ہیں، اور اُنہوں نے (اپنے ارادوں میں) ذرا سی بھی تبدیلی نہیں کی) ان شاء اللہ ہم اور آپ مَّنْ يَّنْتَظِرُ والے ہیں وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ہم اپنے مشن کو تبدیل نہیں کریں گے۔

حقانی نیٹ ورک

میں آپ حضرات کا انتہائی شکرگزار ہوں، حقانی فضلاء اور مہمانوں کا بھی، ابھی حافظ (سعید) صاحب نے آپ سے کہا کہ: ''حقانی نیٹ ورک'' حقانیہ ایک ادارہ نہیں ایک تحریک ہے۔ یمن سے مولانا عبدالمجید زندانی یہاں تشریف لائے تھے بہت بڑے عالم ہیں اور مجاہد ہیں، افغانستان بھی آئے، ''حقانی'' نام سنا تھا، تو اس نے سمجھا کہ یہ کوئی قبیلہ ہوگا ''یوسفزئی'' وغیرہ کی طرح تو جب اسے پتہ چلا تو دارالعلوم تشریف لائے، اتفاق سے اس دن طلبۂ دورۂ حدیث کی دستاربندی کی تقریب تھی۔

''حقانی'' تو ایک پگڑی ہے

اس نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس پگڑی کا ایک سرا حقانی فاضل کے سر پر ہے جب کہ دوسرا سٹالن گریٹ اور پینٹا گون کی بڑی بری عمارتوں پر ہے، جب طالب علم سر ہلاتا ہے تو اس سے ایک عمارت گر جاتی ہے۔ اس نے کہا کہ ''حقانی'' یہ تو ایک پگڑی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ''حقانی'' کہنے پر فخر کرو، حقانیہ کا ایک حقانی جرنیل مولانا سید شیر علی شاہؒ چلا گیا وہ حقانیہ کے اوّلین جرنیل تھے، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ جب دارالعلوم حقانیہ دیوبند سے واپس تشریف لائے تو مولانا شیر علی شاہؒ نے ان سے کافیہ، نفحۃ العرب وغیرہ کتابیں پڑھنا شروع کیں۔

حقانی جرنیل نے امریکی صدر کو اسلام کی دعوت دی

اسی طرح مولانا یونس خالص بھی حقانی جرنیل تھا جس نے وائٹ ہاؤس میں امریکہ کے صدر ریگن سے ملاقات کی، سب سے پہلے یہ کہا: اسلم تسلم انہیں اسلام کی دعوت دی یہ لوگ دہشت گرد نہیں تھے یہ ہیرو تھے، اسامہ بن لادن دہشت گرد نہیں تھا اسامہ ہیرو تھا۔ حقانیہ ان شاء اللہ قائم و دائم رہے گا۔ حضرت مولانا سید شیر علی شاہؒ کے ہم سب پر اور دارالعلوم حقانیہ پر احسانات ہیں، آپ سب ان کے غم اور تعزیت میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے سے اظہارِ تعزیت کریں اور مولاناؒ کے لئے ایصالِ ثواب بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا آنا ہمارے

لئے، دارالعلوم کے لئے اور دارالعلوم کے اساتذہ وطلبہ کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مطلع الانوار مدظلہم (فاضل دارالعلوم دیوبند)

شیخ الحدیث حضرت مولنا محمد مطلع الانوار صاحب نے اختتامی دعا فرمائی دعائیہ کلمات میں آپ نے مولانا شیر علی شاہ صاحب المدنی رحمہ اللہ کے علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مولانا شیر علی شاہ کا نعم البدل امت کو اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کو نصیب فرمائیں اور ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہوئی ہے اسے پُر فرمائیں۔

میرے دوستو! مولانا شیر علی شاہ صاحب چلے گئے لیکن ان کا مشن زندہ ہے۔ ان کا مشن یہ تھا کہ اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ ع سردست بر جریدۂ عالم دوام ما

ان کا مشن زندہ ہوگا تو مولانا شیر علی شاہ صاحب بھی ہمیشہ کے لئے زندہ ہوں گے میرے بھائیوں! اس ملک میں امن اسلامی قانون کے علاوہ اور کسی بھی قانون سے نہیں آسکتا۔ اس کے لئے کوششیں کرو یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔ یہ روزے تو ہم انگریزوں کی حکومت میں بھی رکھتے۔ نمازیں بھی پڑھتے لوگ حج کے لئے بھی جاتے اور زکوۃ بھی ادا کرتے یہ سب کچھ ہوتا تھا۔ تو آخر پاکستان بننے کا مقصد کیا تھا؟

ہندوستان میں مسلمان اور پاکستان میں اسلام کو خطرہ ہے

ایک ہندوستانی سے کسی نے پوچھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہندوستان میں مسلمان کو خطرہ ہے اور پاکستان میں اسلام کو خطرہ ہے۔ اس وجہ سے کوشش یہ کریں کہ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے جو مشن چھوڑا ہے اس پر ثابت قدم رہیں اور اسے زندہ رکھیں۔ اس ملک میں دو نظریے ہیں اور ادارے بھی دو قسم کے ہیں ایک دین داری کا اور دوسرا دنیا داری کا، یہ سکول وکالج یہ دنیا داری کیلئے ہیں اور جتنی بھی خرابیاں ہیں ساری وہی سے ہیں۔ جب تک اس ملک سے لارڈ میکالے کر یہ طریقہ تعلیم ختم نہیں ہوگا یہ ساری خرابیاں رہیں گی۔

مدارس دینیہ دین داری سکھاتے ہیں حب الوطنی کا درس دیتے ہیں یہ علم کے مراکز ہیں۔ اب آپ کی مرضی کہ اپنے بچے کو دینی تعلیم دیتے ہو یا دنیوی۔ دونوں کے نتائج آپ کے سامنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی مغفرت فرمائیں اور دارالعلوم حقانیہ کو قائم ودائم رکھے اور اس کے مہتممین ومنتظمین بالخصوص مولانا سمیع الحق صاحب کو جزائے خیر سے نوازے۔''

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
ضبط وترتیب: ابورغدہ اسامہ سمیع

مولانا شیر علی شاہ صاحب ایک علمی شخصیت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں شیخ کی وفات پر تعزیتی بیان

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قال رسول اللّٰہ اذا مات ابن آدم انقطع عنہ العمل الا عن ثلاث وذکر من ھذہ الثلاث او علم ینتفع بہ

قابل صد احترام اساتذہ کرام علماء کرام اور میرے عزیز طلبہ علماء طلباء ایک ہی برادری ہے میں معذرت چاہتا ہوں (پشتو نہ رازی) تو ہم ایک ہی برادری ہیں کسی عالم کا دنیا سے چلا جانا یہ پورے علماء برادری کیلئے اور طلباء کیلئے بہت بڑا صدمہ ہے،انا للّٰہ وانا الیہ راجعون حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ بہت بڑی علمی شخصیت تھی اور ظاہر بات ہے کہ انکی اپنی زندگی میں ہزاروں طلباء ان سے پڑھ کر آج علمی میدانوں میں دین کے میدانوں کیلئے کام کررہے ہیں تو یہ سارا ان کا صدقہ جاریہ ہے اسلئے عالم مرتا نہیں یا ایسا نیک انسان جس کی اولاد نیک ہے وہ کبھی مرتا نہیں ہے انکے شاگرد اور ان کی نیک اولاد جب دین کا کام کرتی ہیں دین کو پھیلاتے ہیں تو ان کی یاد تازہ ہوتی ہے انکے اعمال نامہ میں یہ سب کچھ لکھا جاتا ہے ہمارے ہاں بہر حال ایک مسئلہ ہے کہ مرحومین کیلئے جب ہم دعا کرتے ہیں ایصال ثواب کرتے ہیں تو یہ ان کو پہنچتا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

ابواللیث سمرقندیؒ کا تذکرہ

ہمارے ہاں ایک بڑے فقیہ گزرے ہیں فقیہ ابواللیث سمرقند میں وہ رہتے تھے اور وہی انکا مقبرہ بھی ہے کیونکہ یہ علاقے ہمارے فقہاء کے مراکز رہے ہیں تو اللہ نے ایک دفعہ ہمیں وہاں پہنچادیا اور وہاں کی جو بڑی مسجد کے جو امام تھے انہوں نے بعض بڑے افسوسناک واقعات بھی سنائے اور من جملہ انکا یہ تھا کہ جس جگہ وہ مسجد تھی یہ ساری اس کمیونسٹ دور میں سینما بنا ہوا تھا اور سینما کے اشتہار اور تصاویر ہر جگہ لگی ہوئی تھی کہنے لگے کہ جب آزادی ملی تو میں نے خود اس کو رگڑ رگڑ کر صاف کیا اور پھر اسکو رنگ کیا ہے۔

پھر وہ ہمیں مقبرہ میں لے گئے وہاں پر فقیہ ابواللیثؒ کا قبر ہے تو کہنے لگے کہ یہ ہمارے وہ بزرگ ہیں جو

زندگی میں کہتے تھے کہ کوئی ثواب نہیں پہنچتا مرنے سے پہلے ان کا فتویٰ یہ تھا کہ ثواب نہیں پہنچتا جب فوت ہوگئے ،فوت ہونے کے بعد شاگرد اور مخلصین انکے لئے دعا اور ایصال ثواب کررہے ہیں تو کسی نے خواب میں ان کو دیکھا اور عرض کیا شیخ کہ اب بتائیں کہ ثواب پہنچتا ہے کہ نہیں کہنے لگے پہنچتا ہے پہنچتا ہے تو وہ کہنے لگے کہ زندگی میں ان کا یہ فتویٰ تھا اور مرنے کے بعد انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے تو بہرحال یہ ہم سب کیلئے صدمہ ہے، ایک عالم کا دنیا سے جانا پورے عالَم کا جانا ہے لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ہے جس پر ہمیں رضامندی کا اظہار کرنا چاہئے اس پوری کائنات میں اللہ کا حکم چل رہا ہے تکوینیات کا بھی اسی کی ہاں سب کچھ چل رہا ہے، اسلئے مؤمن کا کام یہ ہے کہ وہ رضا بالقضا ہو۔

صدمہ پر اجر

حضرت تھانویؒ نے ایک عجیب بات فرمائی ہے کہ جب کوئی صدمہ پہنچے تو اسکو ہلکا کرنے کیلئے ایک نسخہ بتاتا ہوں بلکہ ایک جگہ تو عجیب فرمایا ایک لاکھ کا نسخہ بتاتا ہوں اور فرمایا کہ تم یہ سمجھ لو کہ اس پر اجر ملتا ہے کوئی تکلیف پہنچے تو سمجھ لو کہ اس پر اجر ملتا ہے تو آپکا وہ صدمہ کم ہوجائے گا تو بھائی اگر ایک مؤمن کو کانٹا چبھ جاتا ہے تو اس سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے تو جہاں اتنا بڑا صدمہ ہو تو وہاں اتنا بڑا اجر وثواب ہوگا۔

عارضی فراق، دائمی رفاقت

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ہمارے شیخ حضرت بنوریؒ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت ہمارا کیا حال تھا لیکن بہرحال اسلئے مؤمن کی شان یہی ہے کہ جب بھی مصیبت آئے تو انا للّٰہ وانا الیه راجعون کہے، اسلئے کہ یہ عارضی جدائی ہے اور ان شاء اللہ اپنے فضل سے اگر جنت میں سب کو پہنچا دیا تو وہاں پر کبھی جدائی نہیں ہوگی اور یہ بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے ہیں جنت کیلئے بھی ألمرء مع من أحب جس کو جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ اسکا حشر ہوگا کہ جن کو علماء سے محبت ہے صالحین کے ساتھ محبت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے خلفائے راشدین سے محبت ہے اولیاء اللہ سے محبت ہے تو انشاء اللہ انہی کے جھنڈے میں انکا حشر ہوگا المرء مع من أحب ان شاء اللہ یہ عارضی جدائی ہے

مومن کا حقیقی گھر

اسلئے ایک بزرگ کا عجیب واقعہ ہے ان کا آخری وقت تھا تو انکی زبان سے عجیب ایک شعر نکلا کہ لوگ کہتے ہیں فلانا مرگیا نہیں بھائی مرا نہیں بھئی وہ تو اپنے گھر گیا بہرحال اصلی گھر تو ہی ہے اللہ نے جو تیار کیا ہے مؤمن کیلئے جنت۔

تو ہر آدمی اپنے گھر جاتا ہے یہ تو عارضی ہے یہ تو سٹاپ ہے تھوڑی دیر آپ رکے اور پھر آگے چل دیئے تو قبر بھی سٹاپ ہے، آگے حشر بھی ہے، تو اصل جو جگہ ہے تو وہ وہی جنت ہے انشاء اللہ یہ بزرگ جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کیلئے گزاری قال اللہ اور قال الرسول کیلئے گزاری ان کو دیکھ کر اللہ یاد آتا تھا جن کو دیکھ کر انسان کے اعمال میں رغبت پیدا ہوتی تھی آج ان شاء اللہ کے ہاں ان کے ساتھ معاملہ بھی بہت اچھا ہوگا۔

اجازتِ حدیث

تو بھائی آپ کا حکم ہے اور اتنے بڑے بڑے اساتذہ سے آپ نے حدیث بھی پڑھی اور ان سے نسبت بھی ہے اور رغبت بھی ہے تو میں بھی آپکو حدیث کی اجازت دیتا ہوں حدیث کی جو میری اسناد ہیں ان میں سب سے اعلیٰ سند ہے جس میں میرے اور حضرت شیخ الہندؒ کے درمیان ایک واسطہ ہے اور وہ ہمارے شیخ ہیں اسی علاقے کے حضرت مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل انکو براہ راست حضرت شیخ الہندؒ سے اجازت حاصل ہے۔ان کے بڑے بھائی تھے مولانا عزیر گل صاحبؒ جو شیخ الہندؒ کے ساتھ مالٹا میں جیل میں اکٹھے رہے اور اسی مناسبت سے کہوں گا۔

اساتذہ کی خدمت

کہ استاد کی خدمت سے علم ملتا ہے جی ہاں یہ وہ لوگ ہیں حضرت مدنیؒ حضرت عزیر گل صاحبؒ اور چند ایک اور حضرات تھے کہ انگریز نے حضرت شیخ الہند کو مالٹا بھیج دیا مالٹا یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے اللہ نے ہمیں بھی وہاں پہنچادیا دیکھا ہم نے، سردیوں میں بہت سردی ہوتی ہے اور یہ کیا کرتے ؟ اپنے استاد کیلئے سحری کے وقت لکڑیاں جلائی پانی گرم کر کے پیش کردیتے تھے کہ تہجد پڑھ کر وضو کریں گے جب انگریز کو پتہ چلا کہ یہ تو پانی گرم کر کے دیتے ہیں تو اس کمبخت نے لکڑیاں بند کردیں تو اب کیا ہوا کہ وہ جو چراغ جلتا تھا اس وقت بجلی وغیرہ نہیں تھی تو عشاء کے بعد وہ کوزہ لیکر پانی لیکر جو چھوٹا سا چراغ جلتا تھا اس کے پاس رکھ دیتے تو سحری تک یہ ہوتا کہ اسکی ٹھنڈک ختم ہوجاتی پھر پیش کرتے حضرت کو جب ان کم بختوں کو پتہ چلا تو انہوں نے چراغ جلانا بھی بند کردیا تو پھر کیا ہوتا تھا حضرت مدنی ؒ عشاء کے بعد اس کوزے کو اپنے پیٹ سے باندھ کر یوں بیٹھ جاتے اب یہ ہوتا کہ سحری تک مشکل سے اسکی ٹھنڈک کم ہوجاتی تھی پھر پیش کردیتے تھے ،تو حضرت شیخ الہندؒ جب واپس دیوبند میں تشریف لائے تو انکی گھر والی بھی کافی بزرگ خاتون تھی تو ان سے کہا کہ انہوں نے میری بہت خدمت کی ہے خاص طور پر حضرت مدنیؒ کے بارے میں کہ انہوں نے میری بہت خدمت کی ہے تو سن کر کہنے لگی کہ میرا جی تو چاہتا ہے کہ میں ان کو پیار کروں فرمایا کہ اس سے تو شریعت مانع ہے پردے کا مسئلہ ہے نا لیکن سوچے گے کوئی تدبیر نکال لیں گے کہتے ہیں چند دنوں کے بعد حضرت کو بلایا اپنے گھر میں حضرت مدنیؒ کمرے میں بٹھایا اور اوپر چادر ڈال دی اور پھر اماں جان کو بلایا انہوں نے آکر سر پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا اور چلی گئی اپنے شیخ کے ساتھ یہ حالت تھی آج ہم تصور نہیں کرسکتے کہ

میرے عزیز طلبہ یاد رکھئے ، باادب بانصیب بے ادب بے نصیب ، ادب سے علم ملتا ہے استاد کا ادب کتابوں کا ادب تپائیوں کا ادب جو خدمت کرنے والے ہیں آپ کے جامعہ کے جو خادم ہیں ان کے ساتھ بھی احترام سے پیش آنا چاہئے کیونکہ وہ ہماری خدمت کررہے ہیں ادب اور تقویٰ واتقوالله ویعلمکم الله تقویٰ اختیار کروگے اللہ علم دے گا ،اور ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ہر نماز کے بعد اپنے لئے اپنے ساتھیوں کیلئے اپنے جماعت کے ساتھیوں کیلئے پوری امت کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے تو انشاءاللہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا اللہ آپکو علم دے گا۔

حضرت تھانویؒ کا مختصر منہج

حضرت تھانویؒ نے طلباء کیلئے ایک مختصر منہج فرمایا ہے کہ رات کو سبق دیکھ لیا کرو جو تم صبح پڑھوگے دوسرا جب صبح درس میں بیٹھو تو توجہ کے ساتھ بیٹھو اور تیسرا اس کا ایک بار تکرار کرلو زندگی میں کبھی بھی سبق نہیں بھولوگے تو بہر حال یہ چیزیں وہ ہیں جو طلباء کیلئے مفید ہیں

ہمیشہ باوضو رہیں

اس کے ساتھ ساتھ آپ کوشش یہ کریں کہ ہمیشہ آپ باوضو رہیں۔

طہارت چوں بہاری طہارتِ ظاہر باطنت نیز حق کند طاہر

ظاہری پاکی لاؤگے تو اللہ تعالیٰ اندر سے بھی پاک کردیگا کوشش یہ کریں ہر وقت آپ وضو میں رہیں جہاں ضرورت پڑی دوبارہ تازہ کرلو بھائی میں اپنے ہاں بھی طلباء کو یہ نسخہ بتایا کرتا ہوں وہ اسلئے کہ ہر وقت وضو میں رہے وہ یہ کہ کھانے میں تھوڑی سی کمی کردو بھائی ماشاء اللہ عموما مدارس کے اندر کوئی پابندی نہیں ہوتی کہ جتنا کھا سکتے ہو کھاو بھئی لیکن انسان کو اپنے نفس پر کنٹرول کرنا چاہئے جو بندہ دو روٹی کھاتا ہے وہ ایک کھاؤ اور جو بندہ ایک کھاتا ہے وہ ڈیڑھ کھاؤ هلم جراً آپ کھانا کم کھائیں گے تو آپ کا وضو دیر تک رہے گا۔

اکوڑہ خٹک میں حاضری کا مقصد

ہم اس مناسبت سے حاضر ہوئے تھے کہ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ انکی وفات ہم سب کیلئے ایک شدید صدمہ ہے لیکن اب ہم پر ان کے حقوق یہ ہیں کہ ان کے جانے کے بعد ان کے لئے دعا اور ایصال ثواب کریں انشاءاللہ ان کی روح بھی خوش ہوگی اور اسکے اثرات دعا مانگنے والوں پر بھی پڑیں گے دتو درجہ سابعہ اور تمام اساتذہ کو بھی اجازت ہے حالانکہ میں تو اسکے قابل نہیں ہوں۔

یہ نئی مسجد بھی بن رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی اسباب غیب سے پیدا کرے اور جلد پایہ تکمیل ہو اور اللہ کرے دوبارہ آنا ہو تو اس مسجد میں نماز پڑھیں اور وہی پر ہمارا اجتماع ہو۔